رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فون: ۴۴۵

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۵

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | منگل ۶ شعبان ۱۴۰۲ھ، ۲۷ وفا ۱۳۶۱ھ ش، ۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۶۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۶ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر تو قریباً معمول پر ہے، لیکن کمزوری بہت ہے۔ ذہن پر بھی کمزوری کا اثر ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل و عاجل سے نوازے اور اپنی برکتوں فضلوں اور رحمتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے آمین

خطبہ جمعہ

دعا کی قبولیت کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ انسان بہر طور استجابت کا حق ادا کرے

اگر انسان استجابت للہ کا حق ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی پکار کو ضرور سنے گا

اسی بنیادی اصول کے تحت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی مقبول دعاؤں کا مورد بننے کیلئے آپ کی اطاعت کو لازمی ٹھہرایا

قبولیتِ دعا کا یہ بنیادی فلسفہ ہے جسے فراموش کر کے دعا کرنیوالا یا کروانے والا کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۱۶ وفا ۱۳۶۱ھ ش مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۔ (البقرہ آیت: ۱۸۷)

اور پھر فرمایا۔

رمضان کا مہینہ سارا ہی

برکتوں کے حصول کا مہینہ

ہوتا ہے اور بخششوں کی طلب کا مہینہ ہے، اللہ کی طرف سے مغفرت کا مہینہ ہے، اس سے عاجزانہ سوال کرنے کا، بھیک مانگنے کا مہینہ ہے، اور اس کی طرف سے شاہانہ عطا کا مہینہ ہے۔ لیکن یہ دن وہ ہیں یعنی آخری عشرہ، جو اس مہینے میں بھی ایک خاص مقام رکھتے ہیں اور ان دنوں میں بھی اس جمعہ کو ایک امتیازی مقام حاصل ہوتا ہے جس جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہم آج اکٹھے ہوئے ہیں۔

دو طرح کے عبادت کرنیوالے آج سارے عالم اسلام میں اس جمعہ کی برکتوں سے فیض کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اس کا نام جمعۃ الوداع رکھا گیا ہے یعنی وداع ہونیوالا جمعہ یا وداع کیا جانیوالا جمعہ۔

دو طرح کے وداع کرنیوالے

آئے ہیں آج:۔

ایک وہ ہیں جو بڑی حسرت کیساتھ، بڑے دکھ کیساتھ، ان اندیشوں میں مبتلا ہو کر آئے ہیں کہ خدا جانے اس رمضان سے ہم پوری طرح استفادہ کر بھی سکے یا نہ کر سکے۔ جو امیدیں تھیں عبادت کی توفیق ملے گی وہ ہماری امیدیں، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ پوری ہو سکیں یا نہ ہو سکیں۔ ہماری غفلتیں کتنی ہمارے آڑے آئیں۔ کتنی دعاؤں میں ایسے نفس کی ملونی کے کیڑے شامل تھے کہ وہ دعائیں مقبول نہ ہو سکیں، ہم نہیں جانتے۔ تھوڑے دن اب باقی ہیں۔ پس اے خدا! ہم اس جمعہ کو اس جذبۂ خلوص کے ساتھ وداع کرنے کے لئے آئے ہیں کہ اس کے بعد سارا سال ہمیں جمعہ میں حاضر ہونے اور جمعہ کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخش۔ جو کمیاں اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ میں ہم سے رہ گئی ہوں وہ سارے سال کی عبادت میں ہمیں پوری کرنیکی توفیق بخش۔ ہم اس جمعہ کو بحیثیت جمعہ وداع کرنے نہیں آئے کیونکہ جمعہ سے تو مومن کا تعلق

ایک لازمی اور ابدی تعلق

ہے جو کٹ نہیں سکتا۔ ہم اس مسجد کو وداع کرنے نہیں آئے بلکہ اپنے عہد کو اور پختہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ التجائیں لے کر آئے ہیں کہ اے اللہ! تو نے ایک دفعہ اپنی عبادت کا مزہ ہمیں چکھا دیا اب اس نعمت کو ہم سے واپس نہ لے لینا۔ ہمیں توفیق نہ دینا کہ ہم اس پیار کے تعلق کو تجھ سے توڑ لیں اور جو تیرے وصال کا مزہ ہمیں پڑ چکا ہے اس مزے کو فراموش کر سکیں بلکہ اسے آقا اسے دوام بخشنا۔ اس جمعہ کی خاص نعمت، اس کی خاص برکت کے صدقے ہم تجھ سے مانگتے ہیں کہ آئندہ اپنے گھر کے ساتھ ہمارا تعلق قطع نہ ہونے دینا۔ پس ہم اس ماحول، اس مقدس پیار کے ماحول کو تو وداع کر رہے ہیں جو خاص قسمت کے ساتھ سال میں ایک دفعہ نصیب ہوتا ہے، لیکن ان نیک تمناؤں کے ساتھ کہ اس

ماحول کی برکتیں

ہمارے ساتھ دائم رہیں گی اور وہ ہم سے بیوفائی نہیں کریں گی۔ وہ عبادت کے رنگ، جو ہم نے سیکھے اس رمضان میں اور خصوصاً اس آخری عشرہ میں، وہ عبادت کے رنگ ہم سے بیوفائی نہیں کریں گے۔ ان دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ ہم اس خاص ماحول کو وداع کرنے کے لئے تیرے حضور حاضر ہوئے ہیں۔

ایک یہ لوگ ہیں جو جمعۃ الوداع کا خاص انتظار کیا کرتے ہیں اور خاص ولولوں اور امنگوں کے ساتھ خاص آرزوؤں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہوئے وہ اس خاص موقع پر ان مقدس لمحات کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

لیکن

حسرت کا مقام

یہ ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد ایک اور رنگ میں وداع کرنے کیلئے آئی ہے۔

- وہ الوداع کہنے آئی ہے جمعہ کو۔
- وہ الوداع کہنے آئی ہے عبادتوں کو۔
- وہ الوداع کہنے آئی ہے اللہ کے گھر کو۔

گویا زبانِ حال سے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اے خدا! یہ چند دن جو تیری عبادت میں ہم نے کاٹے یہ بڑے تلخ تھے۔ بہت بوجھ تھا ہمارے دل پر۔ بڑی مصیبت کی زندگی ہم نے گذاری۔ اس سے زیادہ تو اور کیا چاہتا ہے۔ جو سجدے کرنے تھے ہم نے کر لئے۔ جو راتوں کو اٹھنا تھا اٹھ لیا۔ جو تیری خاطر تکلیف برداشت کرنی تھی کر لی۔

- اب ہم تجھے الوداع کہنے آئے ہیں۔
- تیری رحمتوں اور نعمتوں کو الوداع کہنے آئے ہیں۔
- تیرے گھر کو الوداع کہنے آئے ہیں۔
- جمعوں کو الوداع کہنے آئے ہیں۔
- نمازوں کو الوداع کہنے آئے ہیں۔

لیکن ہماری ایک بات مان کہ یہ آج کی نمازیں ہمارے سارے سال کی نمازوں کی کفیل ہو جائیں۔ آج کی عبادت سارے سال کی عبادت کی ضامن ہو جائے اور اس کی قائمقام بن جائے۔ پس ہم تجھے رخصت کرتے ہیں۔ جا تو اور تیرے وفادار عبادت گزار، اب سارا سال ان دونوں کا تعلق قائم رہے۔ لیکن ہم اب تجھے پھر نظر نہیں آئیں گے۔

کچھ وداع کرنیوالے ایسے بھی ہیں۔

وہ منہ سے تو یہ نہیں کہتے لیکن جمعہ کے بعد۔ اس جمعہ کے بعد جب رمضان کے دن گزر جائیں گے اور عام دن آئیں گے تو ان کا عمل ان کی آج کی دعاؤں اور التجاؤں کی یہی تشریح کر رہا ہوگا۔

وَاَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (لقمان آیت: ۳۰)

دیکھو تمہارے عمل بظاہر کتنے مقدس کیوں نہ ہوں اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ وہ اعمال کی کنہ سے واقف ہے۔ وہ تمہارے دلوں کی پاتال تک نظر رکھتا ہے۔ اس لئے زبانیں تمہاری جو بھی کہتی رہیں اعمال کی زبان خدا سنے گا اور اسی زبان کیمطابق تم سے سلوک کرے گا۔

پس ایسے وداع کہنے والوں کو میں اس کے سوا کچھ نہیں کہتا کہ دیکھو! اگر تم خدا سے وفا کا تعلق چاہتے ہو تو اس سے وفا کرو۔ اگر خدا سے پیار اور محبت چاہتے ہو تو اس سے پیار اور محبت کا حق ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی تو نہیں کہ ایکدفعہ اس کے قریب آنے کے بعد پھر دور بھاگنے کو دل چاہنے لگے۔ وہ تو سب محبوبوں سے بڑھ کر محبوب ہے۔ سب دلنوازوں سے بڑھ کر دلنواز ہے۔ وہ تو ایسا پیارا وجود ہے، ایسا محبوب وجود ہے کہ اس کی اور کوئی مثال نہیں۔ ایک ہی تو ہستی ہے جو فقید المثال ہے اور وہ ہمارا رب ہے۔ اس کے

دو طرح کے احسانات

ہم پر ہیں:۔

ایک وہ احسانات جو یکطرفہ جاری رہتے ہیں اور مقابل پر خدا ہم سے کچھ نہیں مانگتا، نہ پوچھتا ہے، نہ پرواہ کرتا ہے، کافر ہو یا مومن ہو اس کی رحمانیت کے عام جلووں کے تابع ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔

لیکن جہاں تک دعا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کا تقاضا اپنے بندوں سے یہ ہے کہ یہاں دو طرفہ رستہ چلے گا۔ یہ تعلق وہ نہیں ہے جو یکطرفہ چلے۔ اگر تم دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو تمہیں میری باتوں کو بھی قبول کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ط فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ آیت: ۱۸۷)

اس

آیت کے دو پہلو

ہیں جو قابلِ توجہ ہیں۔ پہلا ہے اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی جب بھی میرے بندے، اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! میرے بارے میں تجھ سے سوال کرتے ہیں تو میں قریب ہوں۔ یہ نہیں فرمایا ان کو کہدے۔

کہ مَیں قریب ہوں۔ اتنا فاصلہ بھی نہیں رہنے دیا جو سوال کو جواب سے دُور کر دیتا ہے یعنی ایسے الفاظ بھی بیان نہیں فرمائے جو سوال اور جواب کے درمیان حائل ہو جائیں۔ فرمایا اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ مَیں تو کھڑا ہوں، سُن رہا ہوں ان کی باتیں۔ کوئی چیز حائل نہیں ہے ان کے اور میرے درمیان۔

یہاں عام سوال کا ذکر نہیں ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ جو جس طرح چاہے اپنی مرضی سے مجھے آوازیں دیتا پھرے، تلاش کرتا پھرے۔ مَیں ہر ایک کے قریب ہوتا ہوں۔ اِس سوال کی اور اس کے جواب کی

حکمت کی چابی،

اسکو سمجھنے کے لئے جو حکمت درکار ہے اسکی چابی سَاَلَکَ کے لفظ میں ہے۔

اے محمدؐ! جب تجھ سے سوال کرتے ہیں تو پھر مَیں قریب ہوں یہاں کَ کا لفظ اگر اڑا دیا جائے تو یہ آیت اور معنی اختیار کر لیگی اور عام ہو جائیگی

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ سے مراد یہ ہے کہ جو بندہ جب چاہے، جس طرح چاہے سوال کرے میرے بارے میں، ہمیشہ مجھے قریب پائے گا، اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا۔ فرماتا ہے۔ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ

اے محمدؐ! جب تجھ سے پوچھتے ہیں میرے بارے میں، پھر مَیں قریب ہوں۔

اس میں

ایک بہت بڑا فلسفہ

بیان فرمایا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تلاش کا۔ ہر چیز جس کی دنیا میں جستجو کی جاتی ہے اس کی جستجو کے اپنے ڈھنگ ہوتے ہیں، اپنے آداب ہوتے ہیں، اپنے اسلوب ہوتے ہیں۔ تیل والے بھی خدا کی ایک نعمت کی جستجو کرتے ہیں، جب وہ زمین کی تہ سے تیل کے خزانے دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دھاتوں کی تلاش کرنے والے بھی جستجو کر رہے ہوتے ہیں اپنے ربّ کی ایک نعمت کی۔ پانی کی تلاش کرنے والے بھی ایک نعمت کی جستجو کرتے ہیں، ہیرے، جواہرات کی تلاش والے بھی جستجو کرتے ہیں۔ لیکن ہر ایک کا ایک اپنا اسلوب ہے، ایک الگ ڈھنگ ہے۔ آوازیں دے کر تو تیل کے زیر زمین چشموں کی آوازوں کا جواب نہیں آسکتا۔ ہر دھات کی اپنی ایک آواز ہے۔ اس دھات کی آواز کو سُننے کیلئے اس آواز کو پہچاننے والے آلے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اُن

ماہرین کی ضرورت

ہوتی ہے جو اس فن کو جانتے ہیں۔ اگر ان ماہرین کی طرف رجوع نہ کیا جائے اور براہِ راست لاکھوں کروڑوں انسان بھی تیل کی تلاش میں نکل جائیں یا سونے اور ہیرے، جواہرات کی تلاش میں نکل جائیں ان کو وہ کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک ماہرِ فن سے رجوع کر کے اس علم کو سیکھ نہ لیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ

اے محمدؐ! تو ہے اس مقام پر فائز کہ دنیا کو بتا سکے کہ مَیں کیسے ملتا ہوں؟ تیری طرف رجوع نہیں کریں گے تو مجھے نہیں تلاش کر سکیں گے اور جب تیری طرف رجوع کریں گے تو مجھے اتنا قریب پائیں گے کہ گویا تو بھی بیچ میں حائل نہیں رہا اور مَیں براہِ راست ان کی آواز سُن رہا ہوں اور ان کے قریب ہوں اور ان کو مَیں نے پالیا ہے۔

اس مضمون میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جو ہزاروں لاکھوں انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی تلاش

میں بھٹکتے رہتے ہیں کیوں ان کو خدا کی طرف سے جواب نہیں ملتا؟ انگریزی شعراء میں سے ایک شیلے ہے۔ وہ دہریہ تھا۔ لیکن وہ اپنے متعلق لکھتا ہے کہ مَیں دہریہ بنا ہوں پوری تلاش کے بعد۔ مَیں غاروں میں بھی گیا اور صحراؤں میں بھی گیا اور خوبصورت وادیوں میں بھی گیا اور میں نے اللہ کو پکارا اور کہا اے خدا۔ آ اور مجھ سے بات کر۔ لیکن کسی خدا کی آواز مجھے نہیں آئی۔ پس میں دہریہ ہونے میں حق بجانب ہوں۔ اگر وہ تیل کی تلاش میں اسی طرح نکلتا اور آوازیں دیتا پھرتا کہ اے تیل کے چشمو! مَیں تمہاری آواز کو سننا چاہتا ہوں مجھ پر ظاہر ہو تو وہ تیل کی حقیقت سے بھی انکار کر دیتا۔ کیونکہ اس نے ان رسومات کا حق ادا نہیں کیا جو رسومات ایک خاص چیز کی تلاش کے لیے لازمی ہوا کرتی ہیں۔ اسی طرح حال ہی میں

روس کے خلائی سفر پیما

جب اوپر گئے تو ان میں سے بعض نے بڑی تمسخر کے ساتھ گویا خدا کو آواز دی اور اِنِّیْ قَرِیْبٌ کی کوئی آواز ان کو نہیں آئی۔ کیا وجہ ہے؟ اوّل تو خدا کو بلانے کا جو حق ہے، اس کی تلاش کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کیا گیا۔ دوسرے وہ سنجیدگی اور خلوص ان آوازوں میں نہیں پایا جاتا تھا جو خدا کو پکارنے کیلئے ضروری ہے

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ میں لفظِ عِبَادِیْ میں ایک پیار کا بھی اظہار ہے، ایک شفقت کا بھی اظہار ہے۔ یہ قرآنِ کریم کا اسلوب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو کوئی خاص مقام عطا فرما رہا ہوتا ہے ان کو۔ اِذَا سَاَلَکَ النَّاسُ نہیں فرمایا کہ جب عوام الناس، تجھ سے سوال کریں تو مَیں قریب ہوں گا۔ فرمایا میرے بندے

میری تلاش کرنے والے

جو حقیقت میں مجھ سے پیار رکھتے ہیں اور میرے بغیر رہ نہیں سکتے۔ یہ ویسا ہی نقشہ ہے جیسے بیقرار ماں اپنے بچے کی تلاش میں نکلی ہو اور وہ بچہ کسی کے پاس ہو۔ گھومتی، پریشان، گریہ وزاری کرتی ہوئی ہر طرف جس طرف اس کا سر اُٹھے وہ چلی جائے اور ہر ملنے والے سے پوچھے، ہر مسافر سے پوچھے کہ میرا بچہ کہاں ہے؟ جو اس کی بیقراری کی حالت ہوتی ہے اس کا اندازہ کیجئے اور پھر اس آیت کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ جب ایسا بندہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے در پہ حاضر ہوتا ہے تو جس طرح وہ شخص جس کے پاس بچہ موجود ہو بڑی مسکراہٹ اور شفقت اور یقین اور اعتماد کے ساتھ کہا کرتا ہے کہ ہاں، تیری مراد پوری ہو گئی، تیرا بچہ میرے پاس ہے۔ اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ماں کے سوال کو سُن کر بچہ چیخ پڑتا ہے اندر سے اور بیقراری سے بلاتا ہے کہ اے ماں! مَیں حاضر ہوں، مَیں حاضر ہوں، مَیں یہاں ہوں۔ تو یہ نقشہ ہے جو اس آیت میں کھینچا گیا ہے کہ تم صحیح جگہ پہنچ چکے ہو، میرے محبوب محمدؐ کے پاس آگئے ہو، مَیں جس کے پاس ہمیشہ رہتا ہوں۔ ایک لمحہ بھی اس سے جدا نہیں ہوا، نہ کبھی اس سے جدا ہو سکتا ہوں۔ پس اے تلاش کرنے والو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طُوبٰی لَکُمْ !

مبارک ہو تمہیں، خوشخبریاں ہوں کہ تم صحیح مقام پہ پہنچے اِنِّی قَرِیْبٌ میں بتا رہا ہوں تمہیں، میں تمہیں آواز دیتا ہوں کہ میں موجود ہوں۔

یہ ہے وہ پہلا حصہ (اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ) جس کو سمجھنے کے لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اسوہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کس طرح آپؐ نے خدا کو پایا؟ کس طرح خدا آپؐ کے ساتھ رہا؟ اور جتنا تعلق حضرت محمد مصطفےٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے آپ جوڑتے چلے جائیں گے اتنی ہی خدا کی قربت نصیب ہوتی چلی جائے گی۔

پس اسی آیت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وسیلہ ہونے کا مضمون بھی بیان فرما دیا گیا اور ساتھ ہی

وسیلے کی حکمتیں

بھی بیان فرما دی گئیں۔ غلط معنی جو وسیلے کو پہنائے جاتے ہیں ان کی نفی بھی فرما دی۔ بعض لوگ جو شرک کرتے ہیں جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ شرک کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں یہ بُت ہمارا وسیلہ ہیں۔ فلاں ارباب جو ہیں اللہ کے سوا، وہ ہمارا وسیلہ ہیں۔ تم بھی تو وسیلہ پکڑتے ہو۔ تم نے بھی تو محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اپنا وسیلہ بنا رکھا ہے۔ تو فرق کیا ہے؟

وہ فرق اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے۔ یہ نہیں فرماتا کہ ہر دعا محمدؐ کے وسیلہ سے کرو۔ محمد مصطفےٰؐ کو پیغام دو، وہ آگے مجھے پیغام دیں، پھر میں جواب ان کو دوں گا اور وہ تمہیں پہنچائیں گے۔ یہ کوئی شرط نہیں رکھی۔ محمد مصطفےٰؐ کے قرب کا نام وسیلہ ہے، آپؐ سے محبت کا نام وسیلہ ہے، آپؐ سے عشق کا نام وسیلہ ہے، آپؐ کی متابعت کا نام وسیلہ ہے۔ مگر جہاں تک تعلق باللہ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

میں خود براہِ راست

ہر پکارنے والے کی پکار

کا جواب دوں گا اور میرے اور میرے بندے کے درمیان اس سوال و جواب کے دوران کوئی اور وجود حائل نہیں ہوگا۔ ایک تعلق ہے آقا کا بندے سے اور کوئی تیسرا آدمی اس دوران میں اس کے درمیان حائل نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وہ بھی میری باتوں کا جواب دیا کریں، براہِ راست جواب دیا کریں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عبادتوں کو اپنی عبادتوں کا قائمقام نہ سمجھ لیں کہ اے خدا! چونکہ تیرا محبوب رسولؐ جس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی، وہ عبادتیں کر چکا ہے، وہ تجھے بہت پیارا ہے اس لیے تو ہماری سُن لے، اس وسیلے کا انکار کیا جا رہا ہے۔

فرماتا ہے اس لیے تم اس سے تعلق جوڑو اور اس کے احسان تلے ہمیشہ اپنی روحوں کو دبا ہوا محسوس کرو، اپنے سروں کو جھکا ہوا محسوس کرو، اس پر درود بھیجو۔ یہ ہے

وسیلے کا مطلب

لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عبادتیں تمہارے کام نہیں آئیں گی، اگر تعلق جوڑنے کے بعد ویسے افعال نہیں کرو گے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیا کرتے تھے۔ لازماً اس کی متابعت کرنی پڑے گی، پیروی کرنی پڑے گی تب اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ کا مضمون شروع ہوگا۔

پس فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ میں اللہ تعالیٰ نے جو بندوں سے تقاضے کئے ہیں اس مضمون کو بیان فرما دیا گیا۔ کئی دوسری آیات اس کو اور بھی کھول دیتی ہیں کہ استجابت للہ کا معنی کیا ہے؟ اس کا خلاصہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہیں۔ آپؐ نے اپنے رب کے تقاضوں کا بہترین جواب دیا۔ پس لمبی بحث کی ضرورت کوئی نہیں رہتی۔ خلاصۃً استجابت للہ کا نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہیں۔ ان معنوں میں پھر آپؐ وسیلہ بن جاتے ہیں۔ آپؐ کی اللہ تعالیٰ کی عبادتیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپؐ کی محبت، اللہ تعالیٰ کیساتھ آپؐ کا پیار، اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپؐ کا خلوص اور عشق اور وارفتگی اور قربانی کا تعلق، یہ سارا مضمون اس میں آجاتا ہے کہ استجابت کس کو کہتے ہیں؟ پس اگر استجابت کا حق انسان ادا کرے گا تو

اللہ تعالیٰ کا وعدہ

ہے کہ میں اس کی پکار کو ضرور سنوں گا اور جب خدا وعدہ کرتا ہے تو اس وعدے کو لازماً پورا کیا کرتا ہے۔

اس کا ایک اور پہلو بھی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یا کسی اور انسان کے وسیلہ ہونے کا۔ وہ پہلو یہ ہے کہ دو قسم کی دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں۔ ایک براہِ راست دعا اور ایک اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں کی دعا اپنے پیاروں کے لیے یا اپنی طرف رجوع کرنے والوں کے لیے۔ ان دونوں دعاؤں کا فلسفہ اس آیت میں بیان فرما دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں تم سے اجابت کا معاملہ اس شرط پر کرتا ہوں کہ تم میری باتیں مانو، اگر میرے بندے، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی باتیں نہیں مانو گے تو ان سے جو دعائیں تم کرواؤ گے وہ بھی قبول نہیں ہوں گی۔ کیونکہ

یہ بنیادی اصول ہے

جو اصول میں نے اپنے لیے مقرر کیا وہی اپنے پیارے کے لیے مقرر فرما دیا ہے۔ مجھ سے تعلق رکھو گے، میری باتوں کا جواب دو گے، میری باتوں کو تسلیم کرو گے تو میں تمہاری سنوں گا اور اگر دوسرے رستے سے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کرو گے تو میں اس دھوکے میں نہیں آؤں گا۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بھی اگر تمہارے لیے دعا کریں گے لیکن تم نے ان کی باتیں نہیں مانی ہوں گی تو میں ان دعاؤں کو قبول نہیں کروں گا۔

چنانچہ اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

(التوبہ آیت : ۸۰)

کہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے تو میں اس استغفار کو قبول نہیں کروں گا۔ اب تعجب کی بات ہے بظاہر یوں لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گویا قدر کم ہو رہی ہے کہ اتنا

عظیم الشان رسولؐ

اتنا پیارا جس نے اپنی ذات کو ضم کر دیا ذات باری تعالیٰ میں، اس کو خدا فرما رہا ہے کہ ستر مرتبہ بھی تُو نے دعائیں کیں ان کے لیے تو میں نہیں سنوں گا، لیکن اصل مفہوم کو لوگ نہیں سمجھتے۔ یہ وہی مضمون چل رہا ہے جو اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ میں بیان ہوا تھا اور اس کے بعد خدا نے فرمایا تھا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ کہ دعائیں سنوں گا لیکن استجابت تو کرو پہلے۔ میری باتوں کا بھی تو کچھ خیال کیا کرو۔ تم یکطرفہ ہی سناتے رہو گے ہمیشہ۔ یکطرفہ رحمتوں کا دَور بہت وسیع ہے۔ وہ تمہیں مل چکی ہیں۔ ساری رحمانیت کی چادر تمہارے اوپر چھائی ہوئی ہے اور اس کے سایے تلے تم پرورش پا رہے ہو۔ ساری ربوبیت کا فیض تمہیں پہنچ رہا ہے۔ لیکن یہ وہ مقام ہے جہاں اب معاملہ دونوں طرف سے جاری ہوگا۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ میری باتیں مانا کرو۔ اور یہی مضمون آگے چلتا ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ اے محمد! تو تو اپنی رحمت اور شفقت کے نتیجے میں ان کیلئے دعائیں مانگ رہا ہے، ان کے لیے بیقرار ہو رہا ہے، ان کے لیے اپنی جان کو ہلاک کر رہا ہے لیکن

میں ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہوں

وہ تیری باتیں نہیں مانتے، تیری طرف توجہ نہیں کرتے، حقیقت میں تجھ پر ایمان نہیں لاتے، تجھ سے محبت نہیں رکھتے۔ اس لیے تیری محبت کا تقاضا یہ ہے میرا تیرے سے پیار اور خاص مقام کا تقاضا یہ ہے کہ میں ان دعاؤں کو ردّ کر دوں جو ان ناشکرے لوگوں کے لیے تُو کرتا ہے۔

پس دعائیں چاہے براہِ راست کی جائیں چاہے بالواسطہ کروائی جائیں یہ بنیادی فلسفہ ہے جس کو بھول کر دعا کرنیوالا یا کروانے والا کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا یہی مضمون خلافت کے ساتھ تعلق میں بھی ہے۔ بیشمار لوگ، میں نے دیکھا حضرت مصلح موعود کو خط لکھا کرتے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو خط لکھتے تھے، مجھے بھی لکھتے ہیں میری ذات کی تو کوئی حقیقت نہیں۔ ناقابل بیان ہے وہ کیفیت جب میں اپنی ذات پر غور کرتا ہوں اور اپنی بے بساطی کو پاتا ہوں، اور کم مائگی کو دیکھتا ہوں اللہ ہی جانتا ہے کہ میرے دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ لیکن خدا نے منصب خلافت پر مجھے مقرر فرمایا اور اس منصب کی خاطر لوگ مجھے دعا کیلئے لکھتے ہیں۔ ان کو

میں بتانا چاہتا ہوں

کہ میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لیے حاضر ہوتا ہے تو اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائینگی۔ یعنی خلیفہ وقت کی دعائیں اس کیلئے قبول نہیں کی جائینگی۔ اُسی کیلئے قبول کی جائینگی جو خاص اخلاص کیساتھ دعا کیلئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ ایسے مطیع بندوں کے لیے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے، ایک دفعہ نہیں بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا، اور پھر بھی قبول ہوگئی۔ ابھی لکھی جا رہی تھی دعا، تو اللہ تعالیٰ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دعا قبول ہو رہی تھی۔ بعض دفعہ دعا بنی بھی نہیں تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

اس لیے یہ ایسا ایک بنیادی اصول ہے جس کو ہمیشہ

ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہیئے

اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود سچے دل اور پیار سے بھیجتا ہے اور وفا کا تعلق رکھتا ہے اپنے محبوب آقا سے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ساری دعائیں ہمیشہ کے لیے ایسے اُمتیوں کے لیے سنی جائیں گی۔ اور اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نباہتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لیے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ اَن کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی۔ اس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔

پس اللہ تعالیٰ جماعت کو حقیقتِ دعا کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کا مضمون تو بہت وسیع ہے، لیکن صرف اسی پر میں اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ربّ سے سب سے پہلے وفا کا تعلق عطا کرے یعنی خود اپنی ذات سے وفا کا تعلق عطا کرے۔ آمین۔

یہ جمعہ

جمعۃ الوداع

اُنہیں کے لیے برکت کا موجب ہے جو جمعہ کو وداع کہنے نہیں آئے بلکہ آج کے دن کے خاص ماحول کو بڑی حسرت کے ساتھ وداع کر رہے ہیں۔ یہ انہیں کے لیے بابرکت ہوگا صرف جو مسجدوں کو وداع کہنے کے لیے نہیں آئے بلکہ اس مسجد کے آج کے خاص ماحول کو روتے ہوئے رخصت کرتے ہیں ورنہ وہ روز صبح، شام پانچ وقت اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوا کرینگے۔ ہر اذان پر ان کا دل مچلا کرے گا۔ ہر دوسرے کام سے ان کو نفرت ہو جایا کریگی اور دل اٹک جائے گا مسجد میں اور چاہیں گے کہ وہ مسجد میں پہنچیں اور اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوں۔

- آج کا جمعہ بھی ان کا جمعہ ہے
- آج کی دعائیں بھی ان کی دعائیں ہیں۔
- آج کی مسجد بھی ان کی مسجد ہے۔

اور یہ تینوں چیزیں ہمیشہ ان کے ساتھ وفا کریں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:۔

"گذشتہ جمعہ میں نے تحریک کی تھی جماعت کے سامنے ایک خاص دعا کی، کہ بہت سے مقدمات ہیں جن میں معصوم احمدی یا جماعت من حیث الجماعت ملوث کی گئی ہے اور بڑی دیر سے وہ جماعت کیلئے اور ان افراد کے لئے پریشانی کا موجب بنے ہوئے ہیں ان کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔ اُس وقت ایک خاص

مقدمہ بھی میرے ذہن میں تھا، اور خاص طور پر میرے پیشِ نظر تھا جو چند دن تک پیش ہونے والا تھا اور اس کے لئے خاص طور پر گھبراہٹ اور پریشانی تھی۔ تو میں

آپکو مبارکباد دیتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور اپنے فضل سے اس مقدمے میں اس ملوث معصوم شخص کو نجات بخشی۔

بہت اللہ تعالیٰ کا شکر کریں

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم آیت : ۸)

کا وعدہ حاصل کرنے کے لئے۔ اتنا شکر کریں اس مقدمے کے متعلق کہ جس طرح وہ بادشاہ جس کے سامنے ایک شخص حکمت کے ساتھ باتیں کر رہا تھا تو ہر دفعہ اس کے منہ سے 'زہ' نکل جاتا تھا اور ہر دفعہ 'زہ' نکلنے کے اوپر اُس کا وزیر اس کو اشرفیوں کی تھیلی دیدیتا تھا۔ یہ اتنی دفعہ ہوا کہ بادشاہ نے وزیر سے کہا یہ اتنا حکیم، اتنا عقل والا انسان ہے کہ اگر میں اس کے پاس اور ٹھہرا رہا تو میرا خزانہ خالی ہو جائے گا۔ میرے منہ سے "زہ" نکلنا ہی نکلنا ہے یعنی تعریف کا کلمہ کہ کمال کر دیا تو نے۔ اور حکم یہ تھا وزیر کو کہ جب 'زہ' کہوں اس کو اشرفیوں کی تھیلی دیدو۔ اس نے کہا چلو، رخصت ہوں ورنہ یہ بوڑھا ہمیں لوٹ لے گا۔

پس آپ شکر کریں خدا کا، ایسا شکر کہ ہر دفعہ رحمتِ باری کے منہ سے 'زہ' نکلے۔ لیکن یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خدا کی رحمتوں کو کوئی لوٹ نہیں سکتا۔ اس کو یہ جگہ چھوڑ کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں وہ تو نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں۔ ازلی، ابدی طور پر اگر ساری مخلوقات خدا کے پیار کو حاصل کر کے اس کی رحمت سے 'زہ' کا ہدیہ وصول کرتی رہیں تب بھی اُس کے خزانے ختم نہیں ہوں گے۔ پس اس یقین کامل کے ساتھ

اپنے شکر کے مقام کو بڑھائیں

تاکہ لَأَزِيدَنَّكُمْ کا وعدہ ہمارے حق میں ہمیشہ پورا ہوتا رہے آمین

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا۔

احباب صفیں درست کر لیں اور شانے سے شانہ ملائیں

ماہنامہ خالد، تشحیذ الاذہان

ماہ جولائی ـــــ اگست ـــــ ۱۹۸۲ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جولائی اگست ۱۹۸۲ء اکٹھا شائع ہو رہا ہے جو

انشاء اللہ ماہ اگست ۱۹۸۲ء کے پہلے ہفتہ میں سپرد ڈاک کیا جائے گا۔ قارئین خالد و تشحیذ الاذہان دعاؤں سے ہماری مدد فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد، تشحیذ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفتگاں یاد رہیں

آہ قریشی محمد یوسف صاحب مرحوم

(از ملک عبدالوحید سلیم - ۷۹۹/۷ = سمن آباد : لاہور)

محترم یوسف بھائی کو جو ابھی ابھی ہم میں زندہ موجود تھے مرحوم لکھتے ہوئے کس قدر دلی اذیت ہوتی ہے۔ بھائی کا نورانی چہرہ اور متبسم شکل اب بھی آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے۔

خوش شکل۔ خوش گفتار۔ خوش رفتار۔ خوش مزاج اور خوش پوش۔ احمدیت کا سچا شیدائی اور امام وقت کا عاشق اب ہمیشہ ہمیش کے لیے ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ اُن کی اہلیہ اور میری اہلیہ قادیان ہی سے ہم جماعت تھیں۔ ربوہ میں آکر قریشی صاحب نے جب سے اپنی وسیع و عریض کوٹھی تعمیر کرائی غالباً ۱۹۵۲ء کی بات ہے ہم جلسہ سالانہ پر انہی کے ہاں مقیم ہوتے تھے۔ ہمارے علاوہ اور بھی متعدد عزیز و اقارب اور ان کے دوست و احباب بھی اسی کوٹھی میں جلسہ کے ایام میں رہائش پذیر ہوتے تھے ہر ایک مہمان کو خندہ پیشانی سے ملتے اور نہایت ادب و احترام اور دلی خلوص سے استقبال کرتے ہر مہمان یہی خیال کرتا کہ قریشی صاحب مجھ سے ہی زیادہ محبت اور پیار سے ملتے ہیں۔ علاوہ نگر کے کھانے کے جو ہم خود درخواست کر کے منگواتے تھے تمام مہمانوں کو اپنے گھر سے ناشتہ جو خاصا پُر تکلف ہوتا تھا۔ اور شام کی چائے خود پیش کرتے اور اس میں بے حد مسرت محسوس کرتے اور فرداً فرداً ہر ایک کو خصوصی طور پر پوچھتے کہ کیا ناشتہ صحیح طور پر مل گیا ہے یا نہیں۔ طبیعت میں مزاح بہت تھا۔ بات سے بات نکالتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے پوچھنے پر میں نے عرض کیا کہ بھائی صاحب مجھے تو آج ناشتہ بالکل نہیں ملا۔ فرمانے لگے کہ آؤ بھائی باورچی خانے میں ہی بیٹھ کر سیری حاصل کر لیں۔ دو تین خاندان ہر سال جلسہ پر بے تکلفی سے سیدھے آجاتے تھے اور چند روز خوب لطف رہتا تھا جس طرح انہوں نے ہمارے قیام کے دوران ہماری خاطر و مدارت۔ آسائش اور رنگا رنگ کھانوں کا اہتمام کرتے تھے اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ چڑھ کر انہیں جنت کی تمام نعمتیں اور آسائشیں نصیب کرے۔ مرحوم اپنی وفات سے ایک ہفتہ پہلے بمعہ اپنی بیگم صاحبہ کے غریب خانے پر تشریف لائے اور سارا دن وہیں قیام کیا۔ خوب دل کھول کر باتیں ہوتی رہیں وہ زیادہ تر ربوہ اور خلیفہ وقت کے متعلق نئی نئی ایمان افروز معلومات ہم پہنچاتے رہے۔ ان کی باتوں کا یہ اثر ہوا کہ لاہور چھوڑ کر ربوہ ڈیرا لگانے کو دل چاہا۔ متعدد سفروں میں تبلیغ احمدیت کے بڑے بڑے دلبرانہ واقعات سناتے رہے۔ آپ نے کاروبار میں بھی تبلیغ کے انداز کو فراموش نہیں کیا اسی ایمانی قوت اور اخلاص کے پیشِ نظر اور ان کی بیگم صاحبہ (جو حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی بیٹی ہیں) کی نیکی۔ تقویٰ اور دینداری کے طفیل اللہ تعالیٰ نے انہیں رزق بھی وافر عطا فرمایا ہوا ہے۔ اُن کی اولاد نہایت نیک اور برسرِ روزگار ہے۔ بڑا لڑکا ڈاکٹر ظفر احمد صاحب، امریکہ میں بہت بڑا ڈاکٹر ہے ایک مسجد پوری کی پوری انہوں نے خود تعمیر کرائی ہے جو ٹیوسان (ایری زونا) میں واقع ہے۔ اس مسجد اور ڈاکٹر صاحب موصوف کی قربانی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر خصوصی طور پر فرمایا تھا۔ دوست ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے بہن بھائیوں اور والدہ کے لیے خاص دعا فرمائیں۔ قریشی صاحب مرحوم ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر امریکہ میں ان کے پاس ایک دفعہ گئے۔ لیکن مرکز احمدیت کی کشش ان کو جلد واپس لے آئی پھر عجیب اتفاق کی بات ہے کہ جس دن انہوں نے بمعہ بیگم صاحبہ دوبارہ امریکہ کے لیے عازم ہونا تھا عین اُسی دن وہ اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ کاغذات مکمل تھے۔ چند روز پہلے مختصر سی بیماری میں مبتلا ہوئے جو قابو میں نہ آسکی اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ جلسہ کے ایام میں ان کی ڈیوٹی ہمیشہ بازار کی دیکھ بھال میں لگتی تھی۔ جس کو وہ نہایت احسن طریق پر سرانجام دیتے تھے۔ پیدل چلنے کے بہت شوقین تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ ورزش صحت کے لیے بہت اچھی ہے۔ کئی کئی میل پیدل چلا کرتے تھے۔ سائیکل بھی خوب چلاتے۔ پھر خدا نے موٹر کار بھی دی اس کے بعد بیماری اور کمزوری کے باعث گوشہ نشینی اختیار کی۔ گویا ہمہ وقتی خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔ آہ مرحوم بہت ہی پیارا بھائی اور دوست تھا جو بھولنے سے بھی نہیں بھولے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے جنت میں بہت بلند درجات کرے اور حضرت اقدس ... کا قرب نصیب کرے۔ ان کی بیگم صاحبہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ ان کو دین اور دنیا کی بے شمار نعمتیں دے اور صدمہ عظیم صبر و شکیب سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ع آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مربیان و معلمین سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں گزارش

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ ۔ و ناظمین اضلاع انصار اللہ کی خدمت میں بطور یاد دہانی درخواست کی جاتی ہے کہ گذشتہ سال سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں افسوسناک حد تک کمی رہی ہے۔ اور اس سال بھی ابھی تک بہت کم درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اور ان میں بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔

قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۸۲ء مقرر کی گئی تھی لیکن اس میں ۳۰ جولائی ۸۲ء تک توسیع کر دی گئی ہے تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے میٹرک پاس ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۳۰ اگست ۸۲ء کو دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ لیکن درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے ۳۰ جولائی ۸۲ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے آمین۔ ہمارے لئے بھی دعائیں فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنے فضل سے مقبول خدمت دین کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے ماہانہ مطالعہ کے لئے ماہ جولائی اور اگست میں حضرت اقدس کی کتاب "چشمۂ معرفت" مقرر ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ خدام سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور مہینہ کے آخر میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کریں۔

(نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی میں شرکت کی آخری تاریخ

اطفال و ناصرات کے لیے "سیرت حضرت علیؓ" کے عنوان کے تحت مقابلہ مضمون نویسی کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی مقرر ہے۔ اطفال و ناصرات جلد از جلد اپنے مضامین مکمل کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین کے فرائض

۱۔ ہر احمدی طالب علم اپنی تعلیمی حالت کے متعلق اپنے پیارے امام کو التزام سے خط لکھتا رہے۔

۲۔ قائدین کرام اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کی مجلس کا کوئی طالب علم اپنی تعلیم غیر مکمل نہ چھوڑے اور کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے۔

۳۔ اپنی مجلس کے طلباء کی تعلیمی استعدادوں کو بڑھانے کے لیے مساعی کرتے رہیں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ)

مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴
اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانے خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

رجسٹرڈ
HERCULES
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
HERCULES
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر، پائپ، سلنسر بکس اور چیکانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ÷ ۳۰۵۳۹۶

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ
لاہور
فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶ رہائش ۴۱۸۶۴۵
پروپرائیٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پر امید واحد علاج
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون نمبر: ۷۳۹۹۷
پوسٹ بکس نمبر: ۲۲۲
ایجنسیاں
★ شاہ عالم مارکیٹ ۲۶ بی فلیٹ لاہور
★ محبوب یونانی دواخانہ مین بازار کبیر والا
★ جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ
★ دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ

برٹش ایئرویز

• ایئر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات/مشورہ/خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔

ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے — المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ — فون ۴۹۳

British airways
We'll take more care of you
Information Office

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے
مسجد اقصیٰ کے چوک میں
دواخانہ حکیم نظام جان
بہت جلد کام شروع کر رہا ہے
حکیم انوار احمد جان گوجرانوالہ پوسٹ بکس 222

جائیداد خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۶۹۹-اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

مفت

ایسے مریض جو کسی بھی پیچیدہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہوں جرمن اور امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے کامیاب علاج کے لئے مفصل علامات بمعہ جوابی لفافہ بھیج کر مشورہ مفت حاصل کریں۔

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال — قیمت بازار ربوہ

احمد موٹرز
آٹو موبائل انجینئرز
فون :- ۴۰۴۴۵
• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
• گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ • ڈنٹنگ
• پینٹنگ الیکٹرک • ویل بیلنسنگ۔
• ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

"او۔آر۔پی۔کو۔لمیٹڈ" ربوہ میں اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے۔
اکاؤنٹ کا تجربہ رکھنے والے دوست جن کی عمر ۳۵ سے ۴۰ سال تک ہو اور مرکز سلسلہ میں خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی معرفت مینیجنگ ڈائریکٹر "او۔آر۔پی۔کو لمیٹڈ" ربوہ کو درخواستیں بھجوائیں۔
مینیجنگ ڈائریکٹر "او۔آر۔پی۔کو۔ربوہ

• رہائشی پلاٹس
• مکانات اور
• زرعی اراضی
کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے
چشم براہ
صدیق اسٹیٹ ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ
فون دفتر:- ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰
پروپرائیٹر:- چوہدری محمد صدیق

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ
کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
۵۳۵

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور — گورنمنٹ کنٹریکٹر
فیکٹری
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن — رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

آپکو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ • قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ